زیارتِ مدینہ منورہ

احکام و آداب

تالیف

سماحۃ الشیخ العلاّمہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

(سابق صدر کبارالعلماء بورڈ و مفطی اعظم سعودی عرب)

ترجمہ

ابوعدنان محمد منیر قمر

(ترجمان سپریم کورٹ،الخبر،سعودی عرب)

ناشرین

مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ (سیالکوٹ ولاہور) پاکستان

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور۔انڈیا

نامِ کتاب : زیارتِ مدینہ منورہ۔ احکام وآداب

تالیف: سماحۃ الشیخ العلاّمہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہٗ اللہ

ترجمہ : ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

کمپوزنگ : اعجاز احمد شاہد ستار

طبع اول : اپریل ۲۰۰۲ء/

ہندوستان میں ملنے کے پتے

☆ توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔ فون. ٦٦٥٠٦١٨

☆ چار مینار بک سٹور

چار مینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ ۱

ناشرین

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور۔ انڈیا

مکتبہ کتاب وسنت ریحان چیمہ (سیالکوٹ ولاہور) پاکستان



فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مترجم

﴿ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ﴾

اَمَّا بَعْدُ:

قارئینِ کرام: **السلام علیکم ورحمة الله و بر کاته**

سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، وہ عالمی شہرت کے مالک اور ہر دلعزیز شخص تھے۔ انھوں نے درجنوں کتابیں تالیف فرمائیں، جن میں سے بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔

ان کی ایک مختصر مگر جامع ومانع کتاب " **التحقیق و الیضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرة و الزیارہ** '' ہے جسکا موضوع اپنے نام سے ہی ظاہر ہے۔

اس کتاب کی آخری فصل ''زیارتِ مدینہ منورہ کے احکام وآداب'' پر مشتمل ہے۔ جسے ہم کتاب سے الگ ایک مستقل کتابچے کی شکل میں رہے ہیں، جسکے اردو ترجمہ کا شرف بھی راقم

آ ثم کو حاصل ہوا ہے۔
رسالے کا علمی و تحقیقی مواد اسکے مؤلّف کی طرح ہی بڑا مدلّل وثقہ ہے اور اصل کتاب کے ساتھ کئی لوگوں کے ترجمے سے چھپ چکا ہے۔
راقم نے ترجمہ و تفہیم کے علاوہ جا بجا مختلف عنوانات یا سرخیاں لگا دی ہیں، جنکی اہمیت کو باذوق قارئین بخوبی سمجھتے ہیں۔ اگر کہیں کسی تشریحی جملے کا اضافہ کرنا ضروری معلوم ہوا تو اسے قوسین (۔۔) کے مابین لکھا ہے، تا کہ مؤلّف رحمہٗ اللہ کی تحریر سے الگ رہے۔
اور ایک جگہ مؤلّف رحمہٗ اللہ نے بعض احادیث کی طرف اشارہ فرمایا تھا، انھیں دوہری قوسین ((۔۔)) کے مابین لکھ کر اسکا ترجمہ و تخریج ذکر کر دی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلّف و مترجِم کے لئے اسے دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائے، دعوت و تعلیم میں مصروف اسکے ناشر ادارے کو توفیقِ مزید سے نوازے اور اسکے کارکنان کی مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائے اور قارئین کے لئے اسے ذریعۂ ہدایت بنائے۔ اور تمام معاونین و دوست واحباب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ، الخبر۔ 31952
وداعیہ متعاون، مراکز دعوت وارشاد
الخبر، الدمام، الظہران

سعودی عرب
۱۹/جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ
۲۸/نومبر ۲۰۰۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زیارتِ مدینہ منورہ
احکام و آداب

مسجدِ نبوی کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَه، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَانَبِيَّ بَعْدَه، اَمَّا بَعْدُ:

حج سے پہلے یا بعد، مسجدِ نبوی کی زیارت کرنا مسنون ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (صحیح بخاری و مسلم)

''میری مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد کی ایک ہزار نماز سے بہتر ہے، سوائے مسجدِ حرام (مکہ مکرمہ) کی نماز کے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَاسِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (صحیح مسلم)

'' میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری عام مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام (مکہ مکرمہ) کی نماز کے۔''

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے:

﴿صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَصَلٰوةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلٰوةٍ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا﴾

''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، دوسری عام مساجد سے ہزار گناہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا میری اس مسجد کی ایک سو نمازوں سے افضل ہے۔''

(مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَصَلٰوةٌ فِيْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ﴾

''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری عام مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کی نماز کے، اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا دوسری عام مساجد میں ایک لاکھ نمازوں سے بھی زیادہ افضل ہے اس معنی اور مفہوم کی دیگر احادیث بھی کثرت سے ہیں۔''

(مسند احمد، سنن ابن ماجہ)

اس معنی و مفہوم کی دیگر احادیث بھی بکثرت ہیں۔

مسجدِ نبوی کی زیارت کے آداب

ا۔دایاں پاؤں : زائرین مدینہ منورہ میں سے جب کوئی شخص مسجدِ نبوی تک پہنچے تو اسکے لئے مستحب یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے لئے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے۔

۲۔دعاء : مسجد کے اندر داخل ہوتے وقت یہ دعاء کرے:

﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ،اَعُوۡذُ بِا للّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَبِوَجۡهِهٖ الۡكَرِيۡمِ وَسُلۡطَانِهٖ الۡقَدِيۡمِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ،اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ﴾ (صحیح مسلم،ابوداود،نسائی،ابن ماجہ)

''اللہ کے نام سے،درود وسلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، میں عظمت والے اللہ،اسکے رخِ کریم اورسلطانِ قدیم کی پناہ مانگتا ہوں،شیطان مردود سے۔اے اللہ میرے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔''

یہ دعاء مسجدِ نبوی میں اور دیگر مساجد میں داخل ہونے کے لئے مشترک ہے۔مسجدِ نبوی میں داخل ہونے کی کوئی مخصوص دعاء نہیں ہے۔

۳۔تحیۃ المسجد: مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ کریں کہ دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھیں اور ان میں دنیا وآخرت کی بھلائیوں میں سے جو جی میں آئے، اللہ سے دعاؤں میں مانگیں۔

۴۔ریاض الجنّۃ : اگر ممکن ہو تو یہ دو رکعتیں روضۂ شریفہ **(رياض الجنّة)** میں ادا کریں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مَنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ"﴾

"میرے گھر اور میرے منبر کا درمیان والا قطعہ، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔"

۵۔درود وسلام: تحیۃ المسجد کی ان دو رکعتوں سے فارغ ہو کر نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبروں کی زیارت کریں۔

i۔ پہلے نبی اکرم ﷺ کی قبر اقدس کے سامنے پورے ادب واحترام اور مکمل خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو جائیں۔

ii۔ اب ان الفاظ میں آپ ﷺ کو سلام عرض کریں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ﴾

" اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں۔"

کیونکہ سنن ابی داؤد میں حسن درجے کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ﴾

(ابوداؤد۔سند حسن)

" کوئی بھی شخص، جب مجھے سلام کرتا ہے تو اللہ تعالی میری روح مجھے لوٹا دیتا ہے، تاکہ میں اسکے سلام کا جواب دے سکوں۔"

iii۔ زائرین میں سے اگر کوئی شخص نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتے ہوئے یہ الفاظ بھی کہتا ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ سب بھی آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ ہی ہیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیْرَۃُ مِنْ خَلْقِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ، اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَجَاھَدْتَّ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ﴾

" اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی ہو۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے تبلیغ رسالت کا حق ادا کر دیا ہے، اس امانت عظمیٰ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوئے ہیں، اپنی امت کی نصیحت وخیر خواہی کی ہے اور اللہ کے لئے جہاد کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔"

iv۔ آپ ﷺ پر درود بھی پڑھیں، اور سلام بھی کہیں، اور آپ ﷺ کے لئے دعاء بھی کریں کیونکہ شریعت میں یہ طے ہے کہ نبی ﷺ کے لئے درود اور سلام ہر دو کو ہی اکٹھے پڑھنا مشروع ہے، تاکہ اس ارشادِ الٰہی پر عمل ہو جائے:

﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾ (الاحزاب:۵۶)

" اے ایمان والو! آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھو۔"

v۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو سلام کہیں، انکے لئے اللہ کی رضاء وخوشنودی کی، اور دیگر دعائیں کریں۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو سلام کرتے تو صرف اتنا کہا کرتے تھے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتَاہُ﴾ (موطا امام مالک مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف سنن کبریٰ بیہقی، فضل الصلاۃ علی النبی اسماعیل قاضی)۔

" اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلامتی ہو، اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آپ پر سلامتی ہو،

اے ابّا جان (رضی اللہ عنہ) آپ پر سلامتی ہو۔ تینوں کو سلام کہتے اور چل دیتے۔''

۶۔عورتوں کیلئے حکم: یہ زیارتِ قبرِ رسول ﷺ اور مقابرِ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما خاص طور پر صرف مردوں کے لئے مشروع وجائز ہے۔ جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو انکے زیارتِ قبور میں کہیں بھی کوئی حصہ نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ:

﴿اَنَّه' لَعَنَ زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْمُتَّخِذِ یْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وُالسُّرُجَ﴾

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، طبرانی کبیر، بیہقی، طیالسی، وانظر ارواء الغلیل ۳/۲۱۱-۲۱۳، ۲۳۲-۲۳۳ والضعیفہ ۲۵۸-۲۶۰)

''قبروں کی زیارتیں کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور ان پر چراغ جلانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

۷۔زیارتِ مدینہ کس نیت سے؟: مسجدِ نبوی میں نماز اور دعاء کی نیت سے مدینہ منورہ جانے کا قصد کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ امور تو عام مساجد میں بھی مشروع ہیں۔ اور ان کے لئے سب (مرد وزن) کو مسجدِ نبوی کی زیارت کی اجازت ہے، جیسا کہ مذکورۃ الصدر احادیث سے پتہ چل رہا ہے۔

۸۔زائرین کے لئے مسنون: زائرین کے لئے مسنون ہے کہ وہ مسجدِ نبوی میں نمازِ پنجگانہ ادا کریں، ان کے علاوہ وہاں بکثرت نوافل پڑھیں اور ذکر ودعاء کریں، کیونکہ وہاں پڑھی گئی نمازوں کے عظیم اجر وثواب کو غنیمت سمجھتے ہوئے پالینے کا یہی طریقہ ہے۔

۹۔مستحب ہے: ان کے لئے مستحب ہے کہ بکثرت نوافل ''روضۂ شریفہ'' (روضۃ الجنّۃ) میں

ادا کئے جائیں، کیونکہ اسکی فضیلت کے بارے میں ایک صحیح حدیث ذکر کی جا چکی ہے، جسمیں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ﴾

" میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی قطعہ، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔"

۱۰۔صفِ اول کا اہتمام: فرائض کی ادائیگی کے وقت زائرین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ممکن طریقہ سے کوشش کر کے آگے بڑھیں اور نمازیں صفِ اول میں ادا کرنے کی کوشش کریں، اگر چہ وہ قبلہ کی جانب کئے گئے اضافی حصہ میں ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ متعدد صحیح احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے صفِ اول میں نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی اور ترغیب دلائی ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

﴿لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا﴾ (متفق علیہ)

"اگر لوگوں کو آذان کہنے اور صفِ اول میں نماز پڑھنے کے اجر وثواب کا پتہ چل جائے تو وہ یہ کام کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، اگر چہ انھیں ان کے لئے قرعہ اندازی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔"

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُ اللّٰهُ﴾ (صحیح مسلم)

"آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو، اور جو پیچھے والے ہیں، وہ تمہاری اقتداء کریں۔ آدمی آہستہ آہستہ نماز (صفِ اول) سے پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اللہ اسے پیچھے ہی ہٹا دیتا ہے۔"

اسی طرح ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن درجے کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَتَاَخَّرُ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ حَتَّى يُؤَخِّرَه' فِي النَّارِ﴾

(ابوداؤد۔بسند حسن)

" آدمی آہستہ آہستہ آگے کی صف سے پیچھے ہٹتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ اللہ اُسے مؤخر کر کے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔"

ایسے ہی آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا:

﴿ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا ؟ ﴾

" تم اسی طرح صف کیوں نہیں باندھتے، جیسے کہ فرشتے اللہ کے پاس باندھتے ہیں؟"

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

﴿ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟﴾:

" فرشتے اللہ کے پاس کیسے صف بناتے ہیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ﴾ (صحیح مسلم)

"وہ پہلے اگلی صفیں پوری کرتے ہیں، اور صفوں میں باہم خوب جڑ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔"

اس معنی ومفہوم کی دیگر احادیث بھی بکثرت ہیں۔ اور یہ احادیث اضافے سے قبل اور اضافے کے بعد کی مسجدِ نبوی اور دیگر مساجد سب کے لئے عام ہیں۔

۱۱۔ <u>صفوں کی دائیں جانب کی فضیلت</u>: یہ بات بھی صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ نبی

اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو صفوں کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ابوداؤد وابن ماجہ میں ارشادِ نبوی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلآئِكَتَه، يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے (امام کی) دائیں جانب کی صفوں پر سلامتی بھیجتے ہیں۔''

(ابوداؤد مع العون ۲:۳۲۲، فتح الباری ۲:۲۱۳، نیل الاوطار ۲:۳:۱۸۹)

اور حضرت برآء رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد ونسائی میں مروی ہے:

﴿كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ﴾ (حوالہ جاتِ سابقہ)

''ہم جب نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو یہ پسند کرتے کہ آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے ہوں۔''

اور یہ بات معلوم ومعروف ہے کہ صف کی دائیں جانب، نبی ﷺ کی پرانی مسجد میں بھی روضۃ الجنّۃ سے باہر ہی تھی۔ اس سے اس بات کا بھی پتہ چل گیا کہ صفِ اول اور صفوں کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی کوشش کرنا، روضۃ الجنّۃ میں کھڑے ہونے کے اہتمام سے بھی اولیٰ ہے اور ان دونوں جگہوں پر فرض نماز ادا کرنے کی پابندی کرنا، روضۂ شریفہ میں نمازیں ادا کرنے کی پابندی سے بہتر ہے۔ اور اس موضوع سے متعلقہ احادیث پر غور وفکر کرنے والے شخص کے لئے یہ بات بیّن وواضح ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق سے نوازے۔ (آمین)

۱۲۔ در و دیوار اور جالیوں کو چھونا و چومنا: کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ حجرۂ مبارکہ (درودیوار یا جالیوں) کو چھوئے یا چومے یا حجرۂ شریفہ کا طواف کرے کیونکہ سلف صالحین امت سے ایسی کوئی چیز منقول نہیں ہے۔ بلکہ یہ افعال بدترین بدعات ہیں۔

۱۳۔ نبی ﷺ سے حاجت روائی کا سوال کرنا : کسی کے لئے یہ بھی جائز وروانہیں، کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کسی حاجت روائی، مشکل کشائی اور بیماری سے شفاء وغیرہ کا سوال کرے، کیونکہ ان سب کا سوال صرف اللہ تعالیٰ سے ہی کیا جاسکتا ہے۔فوت شدگان سے ان باتوں کا سوال یا مطالبہ کرنا غیر اللہ کی عبادت اور اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔جبکہ دین اسلام کی بنیاد دو اصولوں پر قائم ہے:

i– اللہ وحدہٗ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

ii– کسی ایسے طریقہ سے عبادت نہ کی جائے جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے تعلیم نہیں فرمایا۔

یہی معنیٰ ہے اس شہادت کا کہ: **اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔**

۱۴۔ نبی ﷺ سے طلبِ شفاعت ؟ : اسی طرح یہ بھی کسی کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ اب وہ نبی ﷺ سے شفاعت وسفارش کا مطالبہ کرے، کیونکہ شفاعت وسفارش اللہ کی ملکیّت ہے، اور اسکا مطالبہ صرف اسی سے کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعاً﴾ (الزمر۴۴)

" (اے نبی) کہہ دیجیئے کہ شفاعت سب اللہ ہی کیلئے ہے۔"

لہذا نبی ﷺ سے شفاعت کا مطالبہ کرنے کی بجائے اسکا مطالبہ اللہ سے کرنا چاہیئے، اور یوں دعائیں کرنا چاہیئے:

﴿ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ فِيْ نَبِيِّکَ ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ فِيْ مَلَائِکَتِکَ وَ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ فِيْ اَفْرَاطِيْ ﴾

"اے اللہ! میرے لئے اپنے نبی کو سفارشی بنادے، اے اللہ! میرے لئے اپنے فرشتوں کو اور اپنے مومن بندوں کو سفارشی بنادے، اے اللہ! میرے لئے میرے کمسنی میں فوت ہونے والے بچوں کو سفارشی بنادے۔"

اوراسی طرح کی دیگر دعائیں کریں، مگر صرف اللہ سے۔

البتہ فوت شدگان سے کسی چیز کا مطالبہ وسوال نہیں کرنا چاہیئے، نہ شفاعت وسفارش کا، اور نہ ہی کسی دوسری چیز کا۔ وہ فوت شدگان انبیاء ہوں یا غیر انبیاء، کیونکہ اول تو یہ جائز ہی نہیں، دوسرے یہ کہ فوت شدہ لوگوں کے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے، سوائے ان اعمال کے، جن کا شارع علیہ السلام نے استثناء فرمایا ہے۔ چنانچہ ان اعمال کے بارے میں صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُه، اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَه﴾ (صحیح مسلم)

"جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اسکے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ، یا نفع بخش علم یا نیک اولاد جو اسکے لئے دعائیں کرے۔"

ہاں: نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ سے شفاعت وسفارش کا مطالبہ جائز تھا۔ اور قیامت کے دن بھی یہ جائز ہوگا، کیونکہ دنیوی واخروی زندگی میں یہ چیز آپ ﷺ کی استطاعت میں تھی اور ہوگی۔ قیامت کے دن آپ ﷺ آگے بڑھ کر، اللہ سے، مطالبہ کرنے والوں کی سفارش کرسکیں گے، اور دنیا میں بھی آپ ﷺ کو یہ استطاعت حاصل رہی، جیسا کہ معروف ومعلوم بات ہے۔ اور زندگی میں کسی کی شفاعت وسفارش کرنا، کوئی آپ ﷺ کا

خاصہ بھی نہیں ہے بلکہ یہ آپ ﷺ کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے عام ہے۔کسی بھی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے کہے کہ ''میرے رب کے پاس فلاں فلاں معاملہ میں میری سفارش کردیں''۔

اور یہ شفاعت وسفارش دوسرے معنوں میں یہ کہنا ہے کہ ''میرے لئے اللہ سے دعاء کریں'' اور جس سے زندگی میں ایسا مطالبہ کیا جائے،اس کے لئے جائز ہے کہ اللہ سے اسکے لئے دعاء کرے۔بشرطیکہ اسکی سفارش کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو،جسکا طلب کرنا اللہ نے مباح وروا قرار دیا ہوا ہو۔تاہم قیامت کے دن کوئی کسی کی اسوقت تک سفارش نہ کرسکے گا،جب تک کہ اسے اللہ کی طرف سے اجازت نہ ملے گی،جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ﴾ (البقرہ:۲۵۵)

'' کون ہے،جو اسکے پاس سفارش کرے،سوائے اسکی اجازت کے۔''

موت کی حالت ایک خاص حالت ہے۔اسے کسی بھی حالت میں انسان کی موت سے پہلے کے اسکے حالات سے نہیں ملایا جاسکتا،اور نہ ہی اسے مرنے کے بعد قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد والے حالات سے ملایا جاسکتا ہے،کیونکہ موت کے ساتھ ہی مرنے والے کے تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں،اور مرنے والا اپنے اعمال کا گروی ہوکر رہ جاتا ہے۔سوائے ان چند شکلوں کے،جن کا استثناء خود شارع علیہ السلام نے کیا ہے۔اور فوت شدگان سے طلبِ شفاعت ان اموروا شکال سے نہیں،جن کا شارع علیہ السلام نے استثناء کیا ہے۔لہذا اس کا ان سے ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ <u>نبی ﷺ کی وفات اور برزخی زندگی:</u> اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ وفات

پا جانے کے بعد برزخی زندگی میں زندہ ہیں، اور آپ ﷺ کی وہ زندگی شہداء کی برزخی زندگی سے زیادہ بہتر شکل کی ہے۔ لیکن وہ ایسی زندگی بہرحال نہیں ہے، جیسی کہ وفات پانے سے پہلے کی تھی۔ اور نہ ہی وہ برزخی زندگی ایسی ہے۔ جیسی کہ قیامت کے دن ہوگی۔ بلکہ آپ ﷺ کی وہ زندگی ایسی ہے، کہ جسکی حقیقت اور کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی پہلے بھی گزرا ہے :

﴿مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾

(ابوداؤد، بسند حسن)

''کوئی بھی مسلمان جب مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے، تو اللہ تعالی میری روح مجھے واپس لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اسکا جواب دے سکوں۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں، اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک آپ ﷺ کے جسمِ اطہر سے نکل چکی ہے۔ البتہ سلام کا جواب دینے کے لئے آپ ﷺ کے جسدِ طاہر میں لوٹائی جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر دلالت کرنے والی قرآن وسنت کی نصوص معلوم ومعروف ہیں۔ اور یہ مسئلہ اہل علم کے مابین متفق علیہ ہے۔ اور آپ ﷺ کا وفات پا جانا اس امر میں بھی مانع نہیں کہ آپ ﷺ برزخی زندگی میں زندہ ہیں، جسطرح کہ شہداء کی موت اس امر میں مانع نہیں ہوتی کہ وہ بھی برزخی زندگی میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی میں مذکور ہے :

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً، بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾

(آل عمران: ۱۴۹)

"جولوگ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) ہوئے ہیں انہیں مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جارہے ہیں۔"

ہم نے نبی ﷺ سے شفاعت طلب کرنے، آپ ﷺ کے اس دنیا سے وفات پا کر رخصت ہوجانے، اور آپ ﷺ کی حیاتِ برزخیہ کے موضوع پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈال دی ہے۔ کیونکہ اسکی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ بعض لوگ ان مسائل میں بلاوجہ تشکیک اور شبہ اندازی کرتے ہیں اور پھر شرک کی طرف دعوت دیتے اور اللہ کے سوا فوت شدگان (مُردوں) کی عبادت پر لوگوں کو اکساتے پھرتے ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعاء کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو مخالفِ شرع امور سے محفوظ رکھے۔ اور اللہ ہی سب سے زیادہ علم والا ہے۔

۱۶۔ قبرِ رسول ﷺ کے پاس آواز کو پست رکھنا : بعض لوگ نبی ﷺ کو قبر شریف کے پاس اپنی آوازوں کو بلند کرتے اور وہاں طویل عرصہ کے لئے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ فعل بھی خلافِ شرع ہے کیونکہ اللہ تعالی نے افرادِ امتِ محمدیہ کو نبی ﷺ کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو بھی اسی طرح بلند آواز سے پکارنے سے منع فرمایا ہے، جسطرح کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلند آوازوں سے پکارتے ہیں اور انھیں بھی آپ ﷺ کے پاس اپنی آوازوں کو پست رکھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے :

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ، اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ٥ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٥ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

لِلتَّقْوٰی، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌo ﴾ (الحجرات:۱۔۳)

''اے ایمان والو! نبی (ﷺ) کی آواز سے اپنی آوازوں کو بلند مت کرو، اور نہ ہی آپ (ﷺ) کو اس طرح بلند آواز سے پکارو، جسطرح کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یوں کرنے سے تمہارے سارے اعمال برباد ہو جائیں، اور تمہیں اسکا پتہ ہی نہ چلے۔ جولوگ اللہ کے رسول (ﷺ) کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں، جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ کے لئے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے لئے مغفرت وبخشش اوراجرِ عظیم ہے۔''

نبی ﷺ کی قبرِشریف کے پاس دیر تک کھڑے رہنا اور بار بار درود وسلام کے لئے آنا ازدہام و بھیڑ، شوروغوغا اور آوازوں کو بلند کرنے کا سبب بنتا ہے اور یہ قرآنِ کریم کی مذکورہ محکم آیات کی رو سے مسلمانوں کے لئے شرعاً منع ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی زندہ ہوتے ہوئے بھی اور فوت ہو جانے کے بعد بھی انتہائی قابلِ احترام واکرام ہے۔ لہذا کسی مومن کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ آپ ﷺ کی قبرِشریف کے پاس آدابِ شرعیہ کی خلاف ورزی کرے۔

۱۷۔ قبرِشریف کی طرف منہ کرکے دعاء کرنا: بعض لوگ نبی ﷺ کی قبرِشریف کے پاس کھڑے ہو کر اور قبرِشریف کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب بھی نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام اور پورے خلوص کے ساتھ انکی پیروی کرنے والے تابعین وسلف صالحینِ امت کے طریقہ کے خلاف اور سراسر نئی ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِ يْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ، تَمَسَّكُوْا بِهَا

وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وِإيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ﴾ (ابوداود ونسائی۔ باسناد حسن)

''تم پر میری سنت اور میرے بعد میرے رشد وہدایت یافتہ خلفاء کا طریقہ لازم ہے، اسے مضبوطی سے تھامے رہو، اور اپنے دانتوں میں دبائے رکھو، اور خبر دار! نئے ایجاد شدہ امور سے بچنا، کیونکہ ہر نیا ایجاد شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ایسے ہی آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ﴾ (بخاری ومسلم)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، جسکا ہم نے حکم نہیں دیا، وہ مردود ہے۔''

جبکہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ کے یہ الفاظ بھی ہیں :

﴿ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرِنَا فَهُوَرَدٌّ ﴾

''جس نے کوئی ایسا کام کیا، جسکا ہم نے حکم نہیں دیا، اسکا وہ کام مردود ونا مقبول ہے۔''

حضرت زین العابدین بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو نبی ﷺ کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر دعاء کرتے دیکھا، تو اسے ایسا کرنے سے منع کیا، اور فرمایا کہ میں تمہیں وہ حدیث نہ بتاؤں، جو میں نے اپنے والد حسین اور دادا علی عنہما کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے :

﴿ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْداً وَلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً، وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ تَسْلِيْمَكُمْ يَبْلُغُنِيْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ (الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی)

'' میری قبر کو میلہ وعید گاہ نہ بنا دینا، اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بنا لینا، مجھ پر درود بھیجو، تم

جہاں بھی ہو گے، تمہارا سلام مجھے پہنچ جائے گا۔''

۱۸۔ ہاتھ باندھ کر سلام کرنا : بعض زائرین نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھتے وقت دونوں ہاتھوں کو سینے پر یا سینے سے نیچے باندھ لیتے ہیں، جیسا کہ نمازی بوقتِ قیام دونوں ہاتھ باندھتا ہے۔ یہ انداز نہ نبی اکرم ﷺ کو سلام کہتے وقت جائز ہے اور نہ ہی یہ عام بادشاہوں، حکّام وامراء اور قائدین وغیرہ کو سلام کہتے وقت روا ہے۔ کیونکہ یہ انداز عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع اور عبادت کا انداز ہے۔ یہ اللہ کے سوا کسی کے لئے اختیار کرنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں علماء امت سے نقل کیا ہے۔ اور معمولی سا غور وفکر کرنے والے کے لئے بھی یہ امر بڑا روشن وواضح ہے۔ کیونکہ انکا ہدف تو صرف سلف صالحین امت کے طریقہ کی پیروی ہے۔

اب رہا معاملہ ان لوگوں کا، جن پر مذہبی ومسلکی تعصّب، اتباعِ ہواوہوّس اور اندھی تقلید غالب آچکی ہے، اور وہ سلف صالحین کے طریقہ کو اپنانے کی دعوت دینے والوں کے بارے میں بدظنی میں مبتلا ہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں کہ ان سے وہی سمجھے اور اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور انھیں راہِ ہدایت عطا فرمائے، اور اس بات کی توفیق سے نوازے کہ ہم سب حق کو ہر دوسری چیز پر ترجیح دیں اور وہی بہترین ذاتِ والہ صفات ایسی ہے کہ جس سے ہر مطالبہ اور ہر سوال کیا جاسکتا ہے۔

۱۹۔ استقبالِ قبر شریف : کچھ لوگ دور کھڑے ہی نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی طرف رخ (استقبالِ قبر شریف) کر لیتے ہیں، اور صلاۃ وسلام پڑھنے اور دعاء کرنے کے لئے ہونٹ ہلانے لگتے ہیں۔ یہ بھی پہلے ذکر کردہ امور کی طرح ہی نئی ایجاد و بدعت ہے۔ اور کسی مسلمان

کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے دین میں کوئی نئی چیز یا فعل ایجاد کرے جسکا کہ اللہ تعالی نے حکم نہیں فرمایا، اور نہ ہی اذن واجازت بخشی ہے۔ایسا کرنے سے وہ شخص اللہ ورسول ﷺ سے محبت اور صدق وصفاء کی بجائے جور وجفا کا ارتکاب کرنے والوں کے زیادہ قریب ہوگا۔

امام مالک رحمہ اللہ نے اس فعل اور ایسے ہی دیگر افعال پر نکیر کی ہے اور فرمایا ہے:

((لَنْ يُّصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّامَا اَصْلَحَ اَوَّلَهَا)) "اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح بھی اس چیز میں ہے۔جسمیں اسکے پہلے حصہ کی اصلاح تھی۔"

یہ بات معروف ومعلوم ہے کہ اس امّت کے پہلے حصہ کی جس چیز نے اصلاح کی تھی، وہ نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل تھا، یا آپ ﷺ کے محبوب صحابہ اور خلوص ووفاء کے ساتھ انکی پیروی کرنے والے لوگوں کے منہج پر چلنا تھا۔اور اس امت کے آخری حصے کی اصلاح بھی صرف انہی کے ساتھ تمسک رکھنے اور انہی کے نہج وطریقہ پر چلنے میں ہے۔اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو ان سب اعمال کے بجالانے کی توفیق عطا فرمائے جن میں انکی نجات وسعادت اور دنیا وآخرت کی عزت ہے۔وہ بڑا سخی اور کرم کرنے والا ہے۔

ایک اہم تنبیہ

زیارتِ قبر شریف کی شرعی حیثیت : نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کرنا نہ واجباتِ حج میں سے ہے اور نہ ہی قبولیتِ حج کی شرائط میں سے، جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے اور باور کرواتے پھرتے ہیں۔ بلکہ جو شخص مسجدِ نبوی کی زیارت کے لئے آئے، یا قریب ہی کا رہنے والا ہو، اسکے لئے یہ زیارت قبر شریف مستحب ہے۔

زیارت کے لئے شدِّ رحال :البتہ وہ شخص جو مدینہ منورہ سے دور رہنے والا ہے، اسکے لئے جائز نہیں کہ وہ محض قبرِ شریف کی زیارت کی نیت سے ارادہ لے کر سفر پر روانہ ہو۔ زائرین میں سے کوئی شخص جب مسجدِ نبوی میں پہنچ جائے تو آپ ﷺ کی قبرِ شریف اور آپ ﷺ کے دونوں خلفاء (رضی اللہ عنہما) کی قبروں کی بھی زیارت کر لے۔ اس طرح نبی ﷺ کی قبرِ شریف اور آپ ﷺ کے دونوں خلفاء (حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) کی قبروں کی زیارت، مسجدِ نبوی کی زیارت کے تابع ہو جائے گی۔ اور یہ اس لئے ضروری ہے، کیونکہ صحیحین میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

﴿لا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدِ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی﴾ (صحیح بخاری ومسلم)

"تین مساجد کے سوا رختِ سفر باندھنا جائز نہیں ہے، مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجدِ اقصیٰ۔"

اگر آپ ﷺ کی قبرِ شریف یا کسی دوسرے کی قبر کی طرف (ثواب کی نیت سے) رختِ سفر باندھنا جائز ہوتا، تو آپ ﷺ اپنی امت کو بتا جاتے اور اسکی فضیلت بیان کر جاتے۔ کیونکہ آپ ﷺ لوگوں کے سب سے زیادہ خیر خواہ، اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے تبلیغ رسالت اور دعوت دین میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ ﷺ نے ہر بھلائی کی خبر اپنی امت کو دی، اور ہر برائی وشرّ سے خبردار کر دیا۔ حتی کہ آپ ﷺ نے تین مساجد کے علاوہ کسی جگہ کی طرف (بہ نیتِ ثواب) سفر اختیار کرنے سے بھی امت کو منع فرما دیا ہوا ہے۔ اور فرمایا ہے :

﴿لَاتَتَّخِذُوا قَبْرِیْ عِیْداً وَلَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْراً، وَصَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ

حَيْثُ كُنْتُمْ﴾ (الاحادیث المختارۃ للضیاء القدسی)

" میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنادو اور اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو۔ مجھ پر درود وسلام پڑھو، تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا، تم چاہے جہاں بھی ہو۔"

نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف کی طرف رختِ سفر باندھ کر نکلنے (شدِّ رحال) کو مشروع ماننے کی صورت میں چونکہ نبی ﷺ کی قبرِ شریف کو میلہ وعید گاہ بنانا اور اس فعل میں واقع ہونا لازم آتا ہے، جو کہ ممنوع اور ان افعال میں سے ہے، جن کے واقع ہونے سے نبی ﷺ ڈرتے تھے۔ جیسے آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں غلو کرنا، اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے مقام سے بڑھا چڑھا دینا وغیرہ بھی ہیں، جیسا کہ واقعی آجکل بکثرت لوگ ان ممنوع افعال کے ارتکاب میں مبتلا ہیں۔ اور اسکا سبب صرف یہ ہے کہ وہ اس غلط عقیدہ کا شکار ہو چکے ہیں کہ نبی ﷺ کی قبرِ شریف کی زیارت کی نیت سے سفر اختیار کرنا مشروع ہے۔

ضعیف روایات : وہ روایات جو اسکی مشروعیّت کے دلائل کے طور پر بیان کی جاتی ہیں، وہ ساری کی ساری ضعیف الاسناد بلکہ موضوع و من گھڑت ہیں۔ جیسا کہ انکے ضعف و کمزوری کی پر کبار محدّثینِ اکرام مثلاً امام دارقطنی و بیہقی اور حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے متنبہ کیا ہے۔ لہذا یہ ہر گز جائز نہیں کہ ان ضعیف و موضوع اور من گھڑت روایات کو ان صحیح احادیث سے متعارض بنایا جائے، جن میں تین مساجد کے سوا کسی طرف رختِ سفر باندھنے کے ناجائز و حرام ہونے کے دلائل موجود ہیں۔

قارئینِ کرام: ان ضعیف و موضوع اور من گھڑت احادیث و روایات میں سے چند روایات آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، تا کہ آپ کو ان کا پتہ چل جائے اور ان سے دھوکا کھانے

سے بچ سکیں۔

i۔ مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ — جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم (جوروجفا) کیا۔

ii۔ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ. — جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

iii۔ مَنْ زَارَنِیْ وَزَارَ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ عَامٍ وَاحِدٍ ، ضَمِنْتُ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ الْجَنَّةَ — جس نے میری اور میرے باپ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی ایک ہی سال میں زیارت کی، میں اسے اللہ سے جنت کے حصول کی ضمانت دیتا ہوں۔

iv۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ — جس نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہ اور ایسی یہ دیگر روایات میں سے کوئی ایک بھی، نبی اکرم ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ ہرگز ثابت نہیں ہے۔

چند محقّقین ومحدّثین کی آرا واقوال : حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " التخليص الحبير " میں اکثر ایسی ہی روایات کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

طُرُقُ هٰذَا الْحَدِیْثِ کُلِّهَا ضَعِیْفَةٌ . — اس حدیث کے تمام طرق واسناد ضعیف وکمزور ہیں۔

جبکہ حافظ عقیلی نے کہا ہے۔

لَا یَصِحُّ فِیْ هٰذَا الْبَابِ شَیْئٌ. — اس موضوع کی کوئی بھی حدیث صحیح نہیں ہے۔

اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ اس سلسلہ کی تمام روایات موضوع ومن گھڑت ہیں۔حصولِ علم، یادداشت اور اطلاع کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

لمحۂ فکریہ :اِن مشار الیہ روایات میں سے اگر کچھ بھی ثابت ہوتا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر عمل کرنے میں سب سے پیش پیش ہوتے، اور وہ لوگوں کو اسکی اطلاع دیتے، اور انھیں اس پر عمل کرنے کی دعوت دینے میں گوئے سبقت لے گئے ہوتے۔کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بہترین لوگ، حدود اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے، اللہ نے بندوں کے لے کیا مشروع فرمایا ہے؟ اسکو سب سے زیادہ سمجھنے والے اور اللہ تعالی اور اسکی مخلوق کے سب سے زیادہ خیر خواہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے۔جب ان سے اس سلسلہ میں کچھ بھی منقول نہیں ہے، تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ (قبر رسول ﷺ کیلئے سفر وشدِّ رحال) جائز و مشروع نہیں ہے۔اور اگر ایسی روایات میں سے کوئی چیز ثابت بھی ہو، تو اسے اس جائز وشرعی زیارت پر محمول کرنا واجب ہے، جس میں صرف قبر شریف کی زیارت کے لئے رختِ سفر باندھنا نہیں آتا، تا کہ ہر دو طرح کی احادیث وروایات میں جمع وتطبیق اور مطابقت وموافقت ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ علم والا تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی ہے۔

زیارتِ مسجدِ قباء اور اسکے آداب

زائرینِ مدینہ منورہ کے لئے یہ مستحب ہے کہ وہ مسجدِ قباء کی زیارت کریں اور اسمیں نماز پڑھیں۔ کیونکہ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

﴿كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَزُوْرُ مَسْجِدُ قُبَاءَ رَاكِباً وَمَاشِياً، وَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ﴾
(صحیح بخاری ومسلم)

"نبی اکرم ﷺ سوار ہوکر یا پیدل جا کر مسجدِ قباء کی زیارت فرمایا کرتے تھے، اور اسمیں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔"

جبکہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدُ قُبَاءَ، فَصَلّٰى فِيْهِ صَلٰوةً كَانَ لَهُ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ﴾ (نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، اس حدیث کے شواہد بھی ہیں جنکی بناء پر یہ صحیح ہے، ان شواہد، حج وعمرہ، زیارت اور قربانی کے مسائل کی تحقیق وتفصیل کیلئے دیکھئے کتاب "سوئے حرم" تالیف محمد منیر قمر)۔

"جوشخص گھر سے وضوء کر کے آئے اور مسجدِ قباء میں (دو رکعتیں) نماز پڑھے، اسے ایک مرتبہ عمرہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔"

قبورِ بقیع، قبورِ شہداء اور قبرِ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت

زائرینِ مدینہ منورہ کے لئے مسنون ہے کہ وہ قبرستانِ مدینہ منورہ بقیع الغرقد، قبورِ شہداء کرام اور قبر سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہم کی زیارت کرلیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ انکی قبور کی زیارت کیا کرتے تھے اور انکے لئے دعاء فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ﴾ (صحیح مسلم)

"قبروں کی زیارت کرلیا کرو، یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔"

دعاءِ زیارتِ قبور : نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کو یہ تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ جب قبرستان کی زیارت کرو، تو یہ دعاء کیا کرو:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ﴾ (صحیح مسلم، عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ)

''اے شہرِ خاموشاں کے مکین مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور جب اللہ نے چاہا، ہم بھی تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت وخیریت کی دعاء کرتے ہیں۔''

جبکہ سنن ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے قبرستان کے پاس سے گزرے، تو قبروں کی طرف رخِ مبارک کرکے آپ ﷺ نے یہ دعاء فرمائی:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ، یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ﴾

(سنن ترمذی، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

''اے ان قبروں والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے گزر گئے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے ہی آنے والے ہیں۔''

شرعی زیارتِ قبور اور اسکے شرعی مقاصد: اِن مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ قبروں کی شرعی زیارت کے مقاصد میں سے ایک تو یہ ہے کہ انھیں دیکھ کر ذکرِ موت اور فکرِ آخرت حاصل ہو، دوسرے ان مقابر میں مدفون فوت شدگان پر یہ احسان کیا جائے کہ ان کے لئے مغفرت و عافیت اور رحمت وجنت کی دعائیں کی جائیں۔

زیارتِ بدعیہ وشرکیہ : لیکن اگر ان مقاصد کی بجائے قبروں کی زیارت اس نیت سے کی جائے کہ ان کے پاس کھڑے ہوکر انھیں پکاریں گے، ان قبروں کے پاس بیٹھیں گے، ان قبروں والوں سے قضاءِ حاجت کی التجاء کریں گے، بیماروں کیلئے اہل قبور سے شفاء طلب کریں گے، یا ان کی طفیل یا ان کے مقام ومرتبہ اور جاہ ومنزلت کے واسطے یا وسیلے سے اللہ سے مانگیں گے، تو ان مقاصد کیلئے کی گئی زیارت، زیارتِ بدعیہ اور انتہائی ناجائز ومنکر فعل ہے، جسے نہ اللہ تعالی نے جائز قرار دیا ہے، نہ اسکے رسول ﷺ نے اسکی اجازت دی ہے۔ اور نہ سلف صالحینِ امت رضی اللہ عنہم ان مقاصد کے لئے قبروں کی زیارت کیا کرتے تھے۔ بلکہ یہ تو وہ ناجائز باتیں ہیں، جن سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ **زُوْرُوْا الْقُبُوْرَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْراً** ﴾ (موطا مالک، مسند احمد، سنن نسائی)

" قبروں کی زیارت کرو، مگر حرام وناجائز باتیں نہ کیا کرو۔"

مقاصدِ بدعیہ :اوپر ذکر کئے گئے جملہ امور میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے، جو بدعات کے دائرے سے نکلتا ہو، لیکن ان کی قباحت کے درجے مختلف ہیں۔ ان میں سے بعض افعال بدعت تو ہیں لیکن شرک نہیں ہیں، جیسے قبروں کے پاس کھڑے ہوکر اللہ تعالی کو پکارنا، اُس قبر والے کے حق اور جاہ ومنزلت کے واسطے یا وسیلے سے اللہ تعالی سے کسی چیز کی طلب وسوال کرنا اور ایسے ہی بعض دیگر امور بھی ہیں۔

مقاصدِ شرکیہ: مذکورۃ الصدر افعال میں سے بعض تو صرف شرک ہی نہیں بلکہ شرکِ اکبر ہیں، جیسے قبر میں مدفون فوت شدہ شخص کو پکارنا، اس سے حاجت روائی ومشکل کشائی کا سوال ومطالبہ کرنا وغیرہ کہ جن کا سابقہ سطور میں قدرے تفصیل سے ذکر گزر گیا ہے۔

لہذاان سب افعال کے بارے میں احتیاط کریں اوران سے بچتے رہیں،اوراپنے پروردگار سے توفیقِ خیر، جادۂ حق اورراہِ ہدایت کی دعائیں کرتے رہا کریں، کیونکہ خیر کی توفیق دینے اور سیدھی راہ کی ہدایت دینے والاصرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی ہے، نہ اسکے سوا کوئی معبودِ برحق ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی پروردگار ہے۔

اس موضوع کے بارے میں ہم جو باتیں املاء کروانا چاہتے تھے وہ یہاں پر ختم ہوئیں۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَ آخِراً

وَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ وَخِيْرَتِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

☆☆☆☆☆☆☆

تالیف: **سماحۃ الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہٗ اللہ**

سابق رئیس ہیئۃ کبار العلماء و مفتی اعظم (سعودی عرب)

ترجمہ: **ابوعدنان محمد منیر قمر**

ترجمان سپریم کورٹ الخبر

وداعیہ متعاون مراکز الدعوۃ والارشاد

(الدمام۔ الخبر۔ الظہران)

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

تاریخ طباعت	شائع کردہ	نام کتاب
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)
1396ھ 1976ء	بزم الہلال، طبع اول	2 رمضان المبارک۔
1422ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	(روحانی تربیت کا مہینہ)
1400ھ 1981ء	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شارجہ	3 کشف الشبہات (توحید)
1401ھ 1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	4 مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)
1981ء	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	5 مناسک الحج والعمرہ
1981ء	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت
	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)
1401ھ 1981ء	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین یونیورسٹی	8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)
1401ھ 1981ء	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک
1402ھ 1982ء	ادارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف
1401ھ 1982ء	الاِدارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	11 وجوبِ عمل بالسنہ اور کفر منکر
1403ھ 1983ء	الاِدارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	12 تین اہم اصولِ دین اور شروط الصلوٰۃ
1985ء	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	13 تین اہم اصولِ دین
1413ھ	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)
1411ھ 1991ء	روبی جیولرز۔ دبئی	14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اوّل)
1412ھ 1992ء	المہتاب انٹرپرائزز۔ قطر	(طبع دوم)
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	(طبع سوم)

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
15 مسنون ذکر الٰہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
طبع دوم	" "	1994ء
طبع سوم	" "	2001ء
16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔قطر	1992ء
17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18 سوئے حرم (حج وعمرہ) ..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
طبع دوم	" "	1995 ء
19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب و سنّت ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1414ھ 1999ء
21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نورِ اسلام اکیڈمی۔لاہور	
22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23 رمضان المبارک واحکام روزہ	زیر کتابت	1421ھ 2000ء
24 احکام زکوٰۃ وصدقات	"	
25 جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26 سود ورشوت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27 زنا کاری وفحاشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28 چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال	"	تیار برائے طباعت
29 مقالاتِ قمر	"	تیار برائے طباعت
30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	"	1421ھ 2000ء
31 پچاس سوال وفتاویٰ احکام حیض کے بارے	"	تیار برائے طباعت
32 محرمات (حرام امور)	"	تیار برائے طباعت
33 ممنوعات (ناجائز امور)	"	تیار برائے طباعت

تاریخ طباعت	شایع کردہ	نام کتاب
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	34 لوطت واغلام بازی
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	35 انسدادِ زنا ولواطت کیلئے اسلام کی تدابیر
تیار برائے طباعت	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	36 سورۃ فاتحہ فضیلت ومقتدی کے لئے حکم
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	37 آمین۔ معنی ومفہوم، مقتدی کے لئے حکم
تیار برائے طباعت	”	38 رفع الیدین، جانبین کے دلائل کا جائزہ
1422ھ 2001ء	نورِ اسلام اکیڈمی۔لاہور	39 درود شریف۔فضائل واحکام
1420ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	40 ظہورِ امام مہدی، (طبع اول)
تیار برائے طباعت		41 مسائل قربانی وعیدین
	زیر کتابت	42 الامام العلاّمہ ابن باز
	زیر کتابت	43 الامام المحدّث الالبانی
1421ھ 2000ء	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز بنگلور	44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وِتر و تہجّد
2000ھ 1421ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	45 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد
1422ھ 2001ء	” ”	46 اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی
	مسودہ تیار برائے طباعت	47 جمعہ مبارک۔فضائل ومسائل
	مسودہ تیار برائے طباعت	48 نماز باجماعت کا حکم
	مسودہ تیار برائے طباعت	49 مباحات ومکروھات ومفسداتِ نماز
	مسودہ تیار برائے طباعت	50 تفسیر سورۃ الحجرات
	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	51 تمباکو نوشی
1421ھ 2000ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	52 دخولِ جنّت کے تیس اسباب
1421ھ 2001ء	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	53 انسانی جان کی قدر وقیمت اور فلسفۂ جہاد
	مسودہ تیار برائے طباعت	54 مسائل واحکام طہارت (مفصّل)

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مقاماتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
56 مسائل واحکام مساجد	مسودہ تیار، برائے طباعت	
57 نماز کیلئے مردوزن کالباس	مسودہ تیار، برائے طباعت	
58 وجوبِ نقاب (چہرہ کا پردہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
59 اوقاتِ نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
60 مسائل واحکامِ آذان و اقامت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضوء	مسودہ تیار، برائے طباعت	
62 ننگے سر نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
63 نماز میں عدمِ پابندی اور تارکِ نماز کا حکم	مسودہ تیار، برائے طباعت	
64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔	مسودہ تیار، برائے طباعت	
65 آدابِ دعا (مقامات،اوقات وغیرہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
66 حج مسنون (شارجہ ٹیلیویژن سے نشر کردہ پروگرام)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
67 مسائل واحکام لباس و پردہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
68 زیارتِ مدینہ منوّرہ (آداب واحکام)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
69 مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
70 عیدِ میلادالنّبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ،جشنِ میلادوفات پر	مسودہ تیار، برائے طباعت	
71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
72 خطباتِ مسجدِ نبوی ﷺ	,, ,,	
73 خطباتِ مسجدِ حرام	,, ,,	